



قال اللہ تعالیٰ

وَلَا تُنْصِلِ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ
مَا كَانَ أَبْدًا وَلَا تَقْسِمُ
عَلَى قَبْرِهِ

ترجمہ: احمد بن مسیح (طبلہ توسر کے جتنی)
پہنچی شاہزادہ اور اور دوفن کے لئے
اس کی قبر کو مکفر سے بروجیے۔

قادیانی جنازہ

حضرت مولانا محمد سیف الدہلوی

مکرم و محترم جناب صاحب زیدت الطافم،

موضع داتہ ضلع مانسرو جو کہ روہ ملنی ہے، میں ایک مرزاںی مسمی ڈاکٹر محمد سعید کے مرنسے پر مسلمانان ”داتہ“ نے ایک مسلمان امام کے ذیراً المحت اس قادیانی کی نماز جنازہ ادا کی اور اسکے بعد قادیانیوں نے دو بارہ مسمی مذکورہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ شرعاً امام مذکور اور مسلمانوں کے متعلق کیا حکم ہے۔؟

مسلمان لاکریاں قادیانیوں کے گھروں میں بیوی کے طور پر رہ رہی ہیں۔ اور مسلمان والدین کے ان قادیانیوں کے ساتھ واماد اور سرال جیسے تعلقات ہیں۔ کیا شریعت محمدی علی صاحببها الصلاۃ والسلام کی رو سے ان کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد حلالی ہو گی یا اولاد الحرام کملائے گی۔؟

عام مسلمانوں کے قادیانیوں کے ساتھ کافروں جیسے تعلقات نہیں، بلکہ مسلمانوں جیسے تعلقات ہیں۔ ان کے ساتھ ائمۃ بیت المقدس، کھاتے، پیتے، اور انکی شادیوں اور ماتم میں شرکت کرتے ہیں، اور جب ایک دوسرا سے ملتے ہیں تو ”السلام علیکم“ کہہ کر ملتے ہیں۔ شادی ماتم میں کھانے دیتے ہیں۔ فاتحہ میں شرکت کرتے ہیں، کیا شریعت محمدیہ کی رو سے وہ قتل مواجهہ ہیں یا کہ نہیں اور شرع کی رو سے وہ مسلمان بھی ہیں یا کہ نہیں؟

منجیب مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسرو۔

الجواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَقُوا، أَمَا

بعد

جواب سے پہلے چند امور بطور تمیذ ذکر کرتا ہوں:-

اول: جو شخص کفر کا عقیدہ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو اور نصوص شرعیہ کی غلط سلط تاویلیں کر کے اپنے عقائد کفریہ کو اسلام کے نام

سے پیش کرتا ہو، اسے، ”زندیق“ کہا جاتا ہے علامہ شامی ”باب المرد میں لکھتے ہیں: فان الزنديق يموه كفوه ويروج عقیدته الفاسدة ويخرجها في الصورة الصحيحة هذا معنى إيطان الكفر

(الثامن ۲۴۲-۱، الطبع الجديد)

کیونکہ زندیق اپنے کفر پر ملعم کیا کرتا ہے اور اپنے عقیدہ فاسدہ کو رواج دننا چاہتا ہے اور اسے بظاہر صحیح صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور یہی معنی ہیں کفر کو چھپانے کے

(شامی ج ۲۳۶ ص ۲۳۶ طبع جدید)

اور امام السند شاہ ولی اللہ محدث وہلوی رحمۃ اللہ علیہ مسوی شرح عربی موطا میں

لکھتے ہیں۔

بيان ذلك أن المخالف للدين الحق إن لم يعترف به ولم يذعن له لا ظاهرا ولا باطلا فهو كافر وإن اعترف بلسانه وقلبه على الكفر فهو المنافق، وإن اعترف به ظاهرا، لكنه يفسر بعض ما ثبت من الدين ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة رضي الله عنهم والتابعون واجتمعت عليه الأمة فهو الزنديق.

شرح اس کی یہ ہے کہ جو شخص دین حق کا مخالف ہے اگر وہ دین اسلام کا اقرار ہی نہ کرتا ہو اور نہ دین اسلام کو مانتا ہو، نہ ظاہری طور پر اور نہ باطنی طور پر، تو وہ کافر کہلاتا ہے اور اگر زبان سے دین کا اقرار کرتا ہو لیکن دین کے بعض قطعیات کی ایسی تاویل کرتا ہو جو صحابہ ”وتائیعین“ اور اجماع امت کے خلاف ہو تو ایسا شخص ”زنديق“ کہلاتا ہے آگے تاویل صحیح اور تاویل باطل کا فرق کرتے ہوئے شاہ صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:-

ثم التأویل، تأویلان، تأویل لا يخالف قاطعاً من الكتاب والسنة واتفاق الأمة، وتأویل يصادم ما ثبت بقاطع فذلك الزنديقة

پھر تاویل کی دو قسمیں ہیں ایک وہ تاویل جو کتب و سنت اور اجماع
امت سے مثبت شدہ کسی قطعی مسئلے کے خلاف نہ ہوا اور دوسرا وہ
تاویل جو ایسے مسئلے کے خلاف ہو جو دلیل قطعی سے مثبت ہے پس ایسی
تاویل "زندقة" ہے۔

آگے زندقانہ تاویلوں کی مثالیں ذکر کرتے ہوئے شہزادے صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
نہتے ہیں:-

او قال ﷺ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوة ولكن معنی هذا الكلام
أنه لا يجوز أن يسمى بعده أحد بالنبي وأما معنی النبوة وهو كون
الإنسان مبعوثاً من الله تعالى إلى الحق مفترض الطاعة معصوماً من
الذنوب ومن البقاء على الخطا ففيما يرى فهو موجود في الأمة بعده فهو
الزنديق

(مسوی ۲-۱۳۰ مطبوعہ رحیمیہ دہلی)

یا کوئی شخص یوں کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ خاتم النبیین
ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کے بعد کسی کا نام نبی نہیں
رکھا جائے گا۔ لیکن نبوت کا مفہوم یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب
سے تخلوق کی طرف مبعوث ہونا، اس کی اطاعت کا فرض ہونا، اور اس کا
گناہوں سے اور خطاء پر قائم رہنے سے مخصوص ہونا۔ یہ آپؐ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد بھی امت میں موجود ہے تو یہ شخص "زندق" ہے۔

(مسوی ج ۲ ص ۱۳۰)

خلاصہ یہ کہ جو شخص اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کے رنگ میں پیش کرتا ہو، اسلام
کے قطعی و متوatz عقائد کے خلاف قرآن و سنت کی تاویلیں کرتا ہو ایسا شخص "زندق"
کہلاتا ہے۔

دوم: یہ کہ زندق مرتد کے حکم میں ہے بلکہ ایک اعتبار سے زندق، مرتد سے بھی
بدتر ہے، کیونکہ اگر مرتد توبہ کر کے دوبارہ اسلام میں داخل ہو تو اس کی توبہ بلا اتفاق لائق

قبول ہے لیکن زندیق کی توبہ کے قبول ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ درختدر میں ہے:

وَكَذَا الْكَافِرُ بِسَبَبِ (الْزَنْدَقَةِ) لَا تُوْبَةَ لَهُ وَجْهُهُ فِي الْفَتْحِ ظَاهِرُ الْمَذْهَبِ
لَكِنْ فِي حُظْرِ الْخَانِيَّةِ الْفَتْوَى عَلَى أَنَّهُ

(إِذَا أَخْذَ) السَّاحِرُ أَوِ الزَّنْدِيقُ الْمُعْرُوفُ الدَّاعِيُ (قَبْلَ تُوبَتِهِ) ثُمَّ تَابَ لَمْ
تَقْبِلْ تُوبَتِهِ وَيُقْتَلُ، وَلَوْ أَخْذَ بَعْدَهَا قَبْلَتْ (الشَّامِيٌّ ٤١٢٤ طَبْعٌ جَدِيدٌ)

اور اسی طرح جو شخص زندیق کی وجہ سے کافر ہو گیا، اس کی توبہ قاتل قبول نہیں لودج القدير میں اس کو ظاہر نہ ہب بتایا ہے لیکن نتوی قاضی خان میں آنکہ الحظر میں ہے کہ فوجی اس پر ہے جب جاؤ گر اور زندیق جو معروف اور وائی ہو تو بہ سے پہلے گرفتہ ہو جائیں اور پھر گرفتہ ہونے کے بعد توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں بلکہ ان کو قتل کیا جائے گا اور اگر گرفتہ سے پہلے توبہ کر لی تھی تو، ”توبہ قبول کی جائے گی“ (شانی ج ۲۲۲ ص ۲۲۲)

البحر الرائق میں ہے:-

لَا تَقْبِلْ تُوبَةَ الزَّنْدِيقِ فِي ظَاهِرِ الْمَذْهَبِ وَهُوَ مِنْ لَا يَتَدَبَّرُ بَدِينَ (البحر الرائق ص ۱۳۶ ج ۰ دار المعرفة، بیروت)

وَفِي الْخَانِيَّةِ، قَالُوا إِنْ جَاءَ الزَّنْدِيقُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذْ فَأَقْرَرَ أَنَّهُ زَنْدِيقٌ فَتَابَ مِنْ ذَلِكَ تَقْبِلْ تُوبَتِهِ وَإِنْ أَخْذَ ثُمَّ تَابَ لَمْ تَقْبِلْ تُوبَتِهِ وَيُقْتَلُ .

(البحر الرائق ص ۱۳۶ ج ۰)

ظاہر نہ ہب میں زندیق کی توبہ قاتل قبول نہیں اور زندیق وہ شخص ہے جو دین کا قاتل نہ ہو..... اور نتوی قاضی خان میں ہے کہ اگر زندیق گرفتہ ہونے سے پہلے خود آکر اترار کرے کہ وہ زندیق ہے پس اس سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور اگر گرفتہ ہوا پھر توبہ کی تو اس

کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی بلکہ اسے قتل کیا جائے گا۔
 سوم : قادیانیوں کا زندیق ہونا بالکل واضح ہے۔ کیونکہ ان کے عقائد اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں۔ اور وہ قرآن و سنت کے نصوص میں غلط سلط تاویلیں کر کے جاہلوں کو یہ باور کرتے ہیں کہ خود توہ پکے پچ مسلمان ہیں ان کے سواباتی پوری امت گراہ اور کافروں بے ایمان ہے جیسا کہ قادیانیوں کے دوسرے سربراہ آنجلی مرزاع محمود قادیانی لکھتے ہیں کہ :-

”کل مسلمان جو حضرت سُعیّم موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت سُعیّم موعود کا نام بھی نہیں شاہد کافر اور دائرہ اسلام سے خلچ ہیں“ -
 (آئینہ صداقت ص ۳۵)

مرزا یوسف کے چند ملحدانہ عقائد

۱۔ اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا اس کے بر عکس، قادیانی نہ صرف اسلام کے اس قطعی عقیدے کے مذکور ہیں، بلکہ نعمۃ باللہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے بغیر اسلام کو مردہ تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کا کہنا ہے کہ :-

”ہذا نہ ہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا مسلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے وین کو جو ہم مردہ کرتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گوٹھرے کس لئے ان کو دوسرے دنوں سے بڑھ کر کرتے ہیں؟ آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی فتن اس کے صدق کی گواہی دے پچے ہیں۔ اس لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا انعامہ نہ رکھنا چاہئے“ -

(ملفوظات مرزا جلد ۱۰ ص ۱۲۷ طبع ربوبہ)

۲۔ اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ وحی نبوت کا دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہو چکا ہے اور جو شخص آپؐ کے بعد وحی نبوت کا دعویٰ کرے وہ واٹرہ اسلام سے خدج ہے لیکن قادریانی مرزاغلام احمد کی خود تراشیدہ وحی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اسے قرآن کی طرح مانتے ہیں۔ قرآن کریم کے ناموں میں سے ایک نام ”تذکرہ“ ہے قادریانیوں نے مرزاغلام احمد کی ”وحی“ کو ایک کتاب کی شکل میں مرتب کیا ہے اور اس کا نام ”تذکرہ“ رکھا ہے یہ گویا قادریانی قرآن ہے۔ (نحوہ بالغہ) اور یہ قادریانی وحی معمولی قسم کا الہام نہیں۔ جو اولیاء اللہ کو ہوتا ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ وحی قرآن کریم کے ہم سنگ ہے ملاحظہ فرمائیے:-

(۱) ”اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بیغیر فرق، ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی“

(ایک غلطی کا ازالہ ۶ طبع شدہ رویہ)

(۲) ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا توہیت اور انجلیل اور قرآن کریم پر“

(مربعین ۱۲ طبع رویہ)

(۳) ”میں خدا تعالیٰ کی حسم کھا کر کرتا ہوں کہ میں ان الملکت پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتبوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو تینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں“ -

(حقیقتہ الوجی ۲۲۰ طبع شدہ رویہ)

۳۔ اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بمجزہ دکھانے کا دعویٰ کفر ہے کیونکہ بمجزہ دکھانا نبی کی خصوصیت ہے پس جو شخص بمجزہ دکھانے کا دعویٰ کرے۔ وہ مدعا نبوت ہونے کی وجہ سے کافر ہے شرح فتح اکبر میں علامہ ملا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:-

التحدى فرع دعوى النبوة ودعوى النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم
كفر بالإجماع (شرح فقه أكابر ص ٤٠٢)

مجزہ دکھلنے کا دعویٰ فرع ہے دعویٰ نبوت کی لور نبوت کا دعویٰ
ہدے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بلا جماعت کفر ہے۔

اس کے بر عکس قادریانی، مرتضیٰ غلام احمد کوئی کے ساتھ اس کے صحیحات پر بھی
ایمان رکھتے ہیں۔ لور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیحات کو نعوذ باللہ قصے اور کماتیں
قرار دیتے ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی صورت میں نبی مانے کے لئے تیار
ہیں۔ جب کہ مرتضیٰ غلام احمد قادریانی کو بھی نبی مانا جائے ورنہ ان کے نزدیک نہ تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں لور نہ دین اسلام، مرتضیٰ غلام احمد لکھتے ہیں :-

”وہ دین دین نہیں لور نہ دن نبی نبی ہے جس کی متاجعت سے انہیں خدا
تعلیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الہیہ سے مشرف ہو
سکے۔ وہ وین لختی لور قتل قفترت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند
منقول باتوں پر (یعنی اسلامی شریعت پر) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے منقول ہے۔ (تقل) انسانی ترقیات کا انحدار ہے لور وحی الہی
آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے..... سو ایسا دین پر نسبت اس کے کہ اس
کو رحمانی کیسی، شیطانی کملانے کی زیادہ مستحق ہے۔“

(ضیغم بر این احمدیہ حصہ ۷ جم ۱۳۹)

”یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیل کیا جائے کہ بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ کے وحی الہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا
اور ۲ تیندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی
پوچا کرو پس کیا ایسا نہ ہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں بر اہ راست
خد اتعلیٰ کا کچھ بھی پڑتے نہیں گلتا..... میں خدا اتعلیٰ کی حشم کھا کر کھاتا ہوں
کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے نہ ہب سے اور کوئی نہ ہو گا
میں ایسے نہ ہب کا نام شیطانی نہ ہب رکھتا ہوں نہ رحمانی۔“

(ضیغم بر این احمدیہ حصہ ۷ جم ۱۸۳)

اگر کچھ پوچھو تو ہمیں قرآن کریم پر رسول، کریم صلم پر بھی اسی (مرزا)

کے ذریعے ایمان حاصل ہوا۔ ہم قرآن کریم کو خدا کا کلام میں لئے یقین کرتے ہیں کہ اس کے ذریعے آپ (مرزا) کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔ ہم محمد صلیم کی نبوت پر اس لئے ایمان لاتے ہیں کہ اس سے آپ (مرزا) کی نبوت کا ثبوت ملتا ہے تاداں ہم پر اعتراض کرتا ہے کہ ہم حضرت سعیح مسعود (مرزا) کو نبی مانتے ہیں اور کیوں اس کے کلام کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ وہ نہیں جانتا کہ قرآن کریم پر یقین ہمیں اس کے کلام کی وجہ سے ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یقین اس (مرزا) کی نبوت سے ہوا ہے۔

(مرزا محمود کی تقریر الفضل قادریان جلد ۱۳ / نمبر ۳ مورخ ۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء
حوالہ قادریانی مذہب ص ۳۵۶ طبع چشم)

مرزا غلام احمد قادریانی کی مندرجہ بالا دونوں عبیدتوں سے واضح ہے اگر مرزا قادریانی پر وحی الٰہی کا نزول تسلیم نہ کیا جائے اور مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانا جائے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی ان کے نزدیک نعمۃ باللہ باطل ہے اور دین اسلام محض قصور کمانیوں کا مجموعہ ہے۔ مرزا قادریانی ایسے اسلام کو لعنتی۔ شیطانی اور قتل نظرت قرار دے کر اس سے بیزاری کا اظہاد کرتے ہیں بلکہ سب دہروں سے بڑھ کر اپنے دہریہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو نظر عبرت سے وکھنا چاہئے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی کفر و الحاد اور زندقة اور بد دینی ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کو اس طرح پیش بھر کر گالیاں نکلی جائیں۔

۲۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "محمد رسول اللہ" ہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد قادریانی نے اشتہار "ایک غلطی کا زال" میں اپنے الامام کی بنیاد پر دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود "محمد رسول اللہ" ہے (نعمۃ باللہ)۔ چونکہ قادریانی، مرزا غلام احمد کی "دی" پر قطعی ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ مرزا آنجلی کو "محمد رسول اللہ" مانتے ہیں اور جو شخص مرزا کو "محمد رسول اللہ" نہ مانے اس کو کافر سمجھتے ہیں۔

۳۔ قرآن کریم اور احادیث متواترہ کی بنا پر مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیین علیہ اسلام کو زندہ آسمان پر اٹھایا گیا اور قرب قیامت میں نازل ہو کر دجال کو قتل کریں

گے لیکن مرزا یوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی عیسیٰ ہے اور قرآن و حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی جو خبر دی گئی ہے۔ اس سے مراد، مرزا غلام احمد قادریانی ہے۔

قادیانیوں کے اس طرح بے شمار زندہ قلنہ عقائد ہیں جن پر علماء امت نے بہت سی کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔ اس لئے مرزا یوں کا کافرو مرتد اور مخدوش مذائق ہوتا روز روشن کی طرح واضح ہے۔

چہارم: نماز جنازہ صرف مسلمانوں کی پڑھی جاتی ہے کسی غیر مسلم کا جنازہ جائز نہیں۔ قرآن کریم میں ہے:-

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحْدَبِ مُنْهَمْ مَاتَ أَبْدًا وَلَا تَقْعُمْ عَلَى قَبْرِهِ أَتَهُمْ كَفُرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا ثَوَّرُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ﴾ (التوبۃ-۸۴)

اور ان میں کوئی مرجائے تو اس (کے جنازہ) پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ (دفن کے لئے) اس کی قبر پر کھڑے ہو جیئے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ حالت کفر ہی میں مرے ہیں۔

اور تمام فقیہاء امت اس پر متفق ہیں کہ جنازہ کے جائز ہونے کے لئے شرط ہے کہ میت مسلم ہو، غیر مسلم کا جنازہ بلا جملع جائز نہیں نہ اس کے لئے دعاۓ مغفرت کی اجازت ہے اور نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنا ہی جائز ہے ان تحریمات کے بعد اب بالترتیب سوالوں کا جواب لکھا جاتا ہے۔

جواب سوال اول

جن مسلمانوں نے مرزا ای مرتد کا جنازہ پڑھا ہے اگر وہ اس کے عقائد سے نا واقف تھے تو انہوں نے برآ کیا اس پر ان کو استغفار کرنا چاہئے کیونکہ مرزا ای مرتد کا جنازہ پڑھ کر انہوں نے ایک ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

اور اگر ان لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ شخص مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہے، اس کی ”دھی“ پر ایمان رکھتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے اس علم کے باوجود انہوں نے اس کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر ہی اس لاجتازہ پڑھاتا تو ان تمام لوگوں کو جو جتنہ میں شریک تھے، اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے کیونکہ ایک مرتد کے عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے اس لئے ان کا ایمان بھی جاتا ہا اور نکاح بھی باطل ہو گیا۔ ان میں سے کسی نے اگر حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا بھی لازم ہے۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ قادریوں کے نزدیک کسی مسلمان کا جتنہ جائز نہیں، یہاں تک کہ مسلمانوں کے مخصوص بچے کا جتنہ بھی قادریوں کے نزدیک جائز نہیں چنانچہ قادریوں کے خلیفہ دوم مرزا محمود اپنی کتاب ”انوار خلافت“ میں لکھتے ہیں:-

ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی (یعنی مسلمان) تو حضرت سعیون عود (غلام احمد قادری) کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جتنہ نہیں پڑھنا چاہئے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جتنہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو ٹھیک موعود کا مکفر نہیں۔؟

میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسیاؤں کے بچوں کا جتنہ کیوں نہیں پڑھا جاتا کتنا لوگ ہیں جو ان کا جتنہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو مل باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب بچے کا قابل دینتی ہے پس غیر احمدی کا بچہ غیر احمدی ہوا اس لئے اس کا جتنہ نہیں پڑھنا چاہئے پھر میں کتنا ہوں کہ بچہ گنہگار نہیں ہوتا اس کو جتنے کی ضروت ہی کیا ہے۔ بچہ کا جتنہ تو دعا ہوتی ہے اس کے پس ماند گاں کے لئے اوڑاں کے پس ماند گاں ہمارے نہیں۔ بلکہ غیر احمدی ہوتے ہیں اس لئے بچے کا جتنہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے” (انوار خلافت ۹۳)

اخبار الفضل سورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں مرزا محمود کا ایک فتویٰ شائع ہوا کہ:-

”جس طرح عیسیٰ بچے کا جتنہ نہیں پڑھا جاسکتا ہے اگرچہ وہ مخصوص ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جتنہ نہیں پڑھا جا

سلیمان

چنانچہ اپنے مذہب کی پیروی کرتے ہوئے چوبوری ظفر اللہ خان نے قائد اعظم کا جائزہ نہیں پڑھا اور منیر انکوائری عدالت میں جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو کما ”نمざ جائزہ کے امام مولانا شیر احمد عثمانی، احمدیوں کو کافر، مرتد ہو رہا ذاجب القتل قربادے پکھتے اس لئے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا۔ جس کی امانت مولانا کر رہے تھے“۔

(رپورٹ تحقیقی عدالت پنجاب ص ۲۱۲)

لیکن عدالت سے باہر جب ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائد اعظم کا جائزہ کیوں نہیں پڑھا:- تو جواب دیا ”آپ مجھے کافر حکومت کا۔ مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافرنوکر“ (زمیندار، لاہور، ۸ فروری ۱۹۵۰ء)

اور جب اخبارات میں چوبوری ظفر اللہ خان کی اس بہت دھرمی کا چرچا ہوا تو اس کا جواب یہ دیا گیا۔

”جذب چوبوری محمد ظفر اللہ خان پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا جائزہ نہیں پڑھا تمام دنیا جانتی ہے کہ قائد اعظم احمدی نہ تھے لہذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جائزہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ ٹریکٹ ۲۲ ”حراری علماء کی راست گوئی کا نمونہ“

(بیانات نشر و اشاعت احمدیہ روہ طلح جنگ)

قادیانیوں کے اخبار افضل نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:-
کیا یہ حقیقت نہیں کہ اب طالب بھی قائد اعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محنت تھے۔ گرنہ مسلمانوں نے آپ کا جائزہ پڑھا۔ اور نہ رسول خدا نے۔“

(الفضل روہ آئتمبر ۱۹۵۲ء ۲۸)

کس قدر لاائق شرم بات ہے کہ قادیانی تو مسلمانوں کو ہندوؤں، سکھوں لو یہ مسلمانوں کا طرح کفر سمجھتے ہوئے نہ ان کے بڑے سے بڑے آدمی کا جائزہ پڑھیں اور نہ

ان کے مخصوص بچوں کا کیا ایک مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ قادریانی مرد کا جتنہ پڑھے؟ کیا اس کی غیرت اس کو برداشت کر سکتی ہے؟

جواب سوال دوم

جب یہ معلوم ہوا کہ قادریانی، کافروں مرتضیٰ ہیں تو اسی سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح مرزاںی مرد سے نہیں ہو سکتا بلکہ شرعاً اسلام کی رو سے یہ خالص زنا ہے اگر کسی مسلمان نے لا علمی اور بے خبری کوچھ سے کسی مرزاںی کو لڑکی بھیلہ دی ہے تو اس کا فرض ہے کہ علم ہو جانے کے بعد اپنے گھنے سے قبیہ کرے اور لڑکی کو قادریانی کے چینل سے واگزار کرائے۔

واضح رہے کہ مرزاںیوں کے نزدیک مسلمانوں کی وہی حیثیت ہے جو ہم سے نزدیک یہودیوں اور عیسائیوں کی ہے مرزاںیوں کے نزدیک مسلمانوں سے لڑکیاں لینا تو جائز ہے لیکن مسلمانوں کو لینا جائز نہیں۔ چنانچہ مرزا محمود کا قوتوی ہے:

”جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک ۱۰۰ احمدی نہیں، کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔“

سوال: جو نکاح خوان لیا نکاح پڑھ لئے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟
 جواب: بعلیے نکاح خوان کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جاسکتا ہے جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک سیلی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

سوال: کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے وہ دوسرے احمدیوں کو شادی میں مدعو کر سکتا ہے۔
 جواب: ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔

(خبر الفضل قادریان ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء)

پس جس طرح مرزا محمود کے نزدیک وہ شخص مرزاںی جماعت سے خارج ہے جو کسی مسلمان لڑکے کو اپنی لڑکی بیاہ دے اسی طرح وہ مسلمان بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے جو قادریانیوں کے عقائد سے واقف ہونے کے بعد کسی مرتد مرزاںی کو اپنی لڑکی دینا جائز

بھی اور جس طرح مرزا محمود کے نزدیک کسی مرزاںی لشکر کا نکاح کسی مسلمان لڑکے سے پڑھانا ایسا ہے جس طرح کہ کسی ہندو یا عیسائی سے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ کسی مرزاںی مرتد کو داماد بنانا ایسا ہے جیسے کسی ہندو، سکھ، چوہرے کو داماد بنایا جائے۔

جواب سوال سوم

کسی مسلمان کے لئے مرزاںی مرتدین کے ساتھ مسلمانوں کا سالوک کرنا حرام ہے ان کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، کھانا پینا انکی شادی غنی میں شرکت کرنا یا ان کو اپنی شادی غنی میں شرک کرنا حرام اور قطعی حرام ہے۔ جو لوگ اس معاملے میں زدواج و اداری سے کام لیتے ہیں وہ خدا اور رسول کے غصب کو دعوت دیتے ہیں ان کو اس سے توبہ کرنی چاہئے اور مرزاںیوں سے اس قسم کے تمام تعلقات ختم کر دینے چاہئیں۔ قادریانی خدا اور رسول کے دشمن ہیں اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستہ تعلق رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا فرقہ آن مجید میں ہے:-

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِإِلَهٍ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ يُؤَدُّونَ مِنْ حَاجَةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَكُوْنُ كَانُوا آبَاءِهِمْ أَوْ أَبْنَاءِهِمْ أَوْ إِخْرَانِهِمْ أَوْ عَشِيرَتِهِمْ أَوْ لِئَلَّكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمْ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيَدْعُلُهُمْ جَنَّاتٌ تَبَرِّىءُ مِنْ شَحَّتِهَا الْأَثَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، أَوْ لِئَلَّكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾
(المجادلة-۲۲)

جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ ایسے ٹھپنوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں گوہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہوں۔ ان لوگوں کے لوگوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثابت کر دیا ہے۔ اور (ان) قلوب کو اپنے فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نور ہے) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہ رز

جدی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گا اور
وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے یہ لوگ اللہ کا گروہ ہے خوب سن لو کہ اللہ
ہی کا گروہ فلوج پانے والا ہے۔ (حضرت تھانوی*)

آخر میں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو
”غیر مسلم اقلیت“ قرار دیا گیا، لیکن قادیانیوں نے اس فیصلہ کو تسلیم کر کے پاکستان کے
غیر مسلم شری (ذی) کی حیثیت سے رہنے کا معلہ نہیں کیا۔ اس لئے ان کی حیثیت
ذمیوں کی نہیں بلکہ ”محدوب کافروں“ کی ہے اور محدثین سے کسی قسم کا تعلق رکھنا شرعاً
جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔